آپ کے مسائل اور اُن کا حل (جلد اول)

از

مُولانا محمد یُوسف لُدھیانوی

حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور یزید کے بارے میں مسلک اہل سنت

حضرت حسینؓ اور یزید کی حیثیت

س۔۔۔مسلمانوں میں واقعہ کربلا کے حوالے سے بہت سی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں کچھ لوگ جو یزید کی خلافت کو صحیح مانتے ہیں۔حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو باغی قرار دیتے ہیں جب کہ یزید کو امیر المومنین کہتے ہیں۔ازراہ کرم یہ فرمایئے۔ازراہ کرم یہ فرمایئے کہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو باغی کہنے والوں کے لئے کیا حکم ہے۔یزید کو امیر المومنین کہنا کہاں تک درست ہے؟

ج۔۔۔اہل سنت کا موقف یہ ہے کہ حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ حق پر تھے۔ان کے مقابلے میں یزید حق پرنہیں تھا۔اسلئے یزید کو امیر المومنین نہیں کہا جائے گا۔حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ''باغی'' کہنے والے اہل سنت کے عقیدہ سے باغی ہیں۔

صحیح حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ''حسن وحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نوجوانان اہل جنت کے سردار ہیں''(ترمذی)

جولوگ حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کونعوذ باللہ ''باغی'' کہتے ہیں وہ کس منہ سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قیادت وسیادت میں جنت میں جائیں گے۔

کیا یزید کو پلید کہنا جائز ہے

س۔۔۔مسئلہ دریافت طلب یہ ہے کہ ایک مشہور حدیث بسلسلہء فتح قسطنطنیہ ہے کہ جو پہلا دستہ فوج کا قسطنطنیہ پر حملہ آور ہوگا۔ان لوگوں کی مغفرت ہوگی۔ یزید بھی اس دستہ میں شریک تھا۔ اسلئے اس کی مغفرت ہوگی۔ایسی صورت میں ''یزید پلید'' کہنا مناسب ہے؟لوگ کتابوں میں یزید کو اکثر اس نام سے یاد کرتے ہیں۔

دوسرے کون جانتا ہے کہ یزید نے مرنے سے پہلے توبہ کرلی ہو۔اللہ بہتر جانتا ہے جب تک اس کا یقین نہ ہوجائے کہ فلاں کی موت کفر پر ہوئی اس کو کافر کہنا یا اس کو لعنت کرنا صحیح ہوگا یا نہیں؟

ج۔۔۔یزید کو پلید اس کے کارناموں کی وجہ سے کہا جاتا ہے۔حضرت حسینؓ کی شہادت‘اہل مدینہ کا قتل عام اور کعبہ شریف پر سنگ باری اسکے ۳ سالہ دور کے سیاہ کارنامے ہیں۔یہ کہنا کہ ابنِ زیاد نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو قتل

کیا۔لہٰذا اسکی کوئی ذمہ داری یزید پر عائد نہیں ہوتی بالکل غلط ہے۔ابن زیاد کو حضرت حسینؓ کا مقابلہ کرنے کے لئے ہی تو کوفہ کا گورنر بنایا گیا تھا۔ جہاں تک حدیث شریف میں مغفرت کی بشارت کا تعلق ہے وہ بالکل صحیح ہے لیکن اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ یزید کے غلط کاموں کو بھی صحیح کہا جائے مغفرت گناہگاروں کی ہوتی ہے اس لئے مغفرت اور گناہ میں کوئی تعارض نہیں، ہاں یزید کے کفر کا فتویٰ دینا اس پر مبنی ہے کہ اس کے خاتمہ کا قطعی علم ہو، وہ ہے نہیں، اسلئے کفر کا فتویٰ اس پر ہم بھی نہیں دیتے۔ گو یزید کے سیاہ کارناموں کی وجہ سے اس کو بہت سے حضرات نے مستحق لعنت قرار دیا ہے۔ مگر اس کا نام لے کر لعنت ہم بھی نہیں کرتے۔ مگر کسی پر لعنت نہ کرنے کے یہ معنی نہیں کہ اس کی حمایت بھی کی جائے۔ واللہ اعلم۔

یزید پر لعنت بھیجنے کا کیا حکم ہے؟

س۔۔۔کیا یزید پر لعنت بھیجنا جائز ہے؟

ج۔۔۔اہل سنت کے نزدیک یزید پر لعنت کرنا جائز نہیں۔ یہ رافضیوں کا شعار ہے۔قصیدہ بدء الامالی جو اہل سنت کے عقائد میں ہے اس کا شعر ہے۔

ولم یلعن یزیداً بعد موت سوی الکثاررنی الاغراء غال

اس کی شرح میں علامہ علی قاری لکھتے ہیں کہ ”یزید پر سلف میں سے کسی نے لعنت نہیں کی سوائے رافضیوں، خارجیوں اور بعض معتزلہ کے جنھوں نے فضول گوئی میں مبالغہ سے کام لیا ہے“ اور اس مسئلہ پر طویل بحث کے بعد لکھتے ہیں۔

فلاشك ان السكوت اسلم

”اس لئے اہل سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ نہ تو یزید پر لعنت کی جائے۔ نہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے مقابلہ میں اس کی مدح وتوصیف کی جائے“

یزید اور مسلک اعتدال

یزید کے بارے میں اوپر جو دو سوال و جواب ذکر کئے گئے ان پر ہمیں دو متضاد مکتوب موصول ہوئے۔ ذیل میں پہلے وہ دونوں مکتوب درج کئے جاتے ہیں اس کے بعد ان پر تبصرہ کیا جائے گا۔

پہلا خط: محترمی مولانا محمد یُوسف لُدھیانوی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا‘ چند دن ہوئے ایک دوست نے بڑے گہرے تاسف کے ساتھ تذکرہ کیا کہ

مولانا یوسف لدھیانوی صاحب بھی غیر ارادی اور غیر شعوری طور پر ''شیعوں'' کو خوش کرنے کے لئے عام قسم کی خلاف حقیقت باتیں کرنے لگے' کریدنے پر پتہ چلا کہ آپ نے کسی ھفتگی میں۔ ''یزید پلید'' لکھا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے' کوئی اور چکر ہوگا۔ مولانا یوسف لدھیانوی جیسا عالم و محقق شخص ایسی بات نہیں کہہ سکتا۔ وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ''یزید'' ایک جلیل القدر صحابیؓ کا فرزند اور ہزار ہا صحابہؓ کا معتمد ہے۔ اس کی ولیعہدی کی تجویز' دین وملت کے دوررس اور وسیع تر مفاد کی خاطر خود اصحاب بیعت رضوان نے پیش کی۔ اس وقت موجود تمام صحابہ کرامؓ اور تقریباً نصف درجن ازواج مطہرات نے اس تجویز کو پسند فرمایا، چنانچہ چھٹے خلیفہ راشد امام عادل حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بحیثیت خلیفہءِ وقت اس متفقہ تجویز کا اعلان فرمایا۔ بیعت ہوئی۔ دس سال بعد جب ''یزید'' عملاً خلیفہ بنا تو اسی طے شدہ پالیسی کے مطابق پوری سلطنت میں آٹو میٹک طریقہ سے بیعت خلافت عمل میں آ گئی اس وقت موجود سینکڑوں جلیل القدر صحابہؓ نے بیعت فرمائی۔ اعتماد کیا' تعاون کیا' اکاّ دکاّ کا اختلافی آواز ظاہر ہے اس پونے سو سے بھی زائد اتفاق واتحاد کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ عبداللہ بن عمرؓ اور عبداللہ بن عباسؓ جیسے جید اور عالم فاضل صحابہ کو کوئی ''پلیدی'' نظر نہیں آئی جو حقیقی بزرگ اور عینی شاہد ہیں یہ بعد کے ''ننھے منے'' بزرگوں کو 'پلیدی'' کہاں سے نظر آ گئی۔ پھر حضرت حسینؓ کے جوان العمر' متقی وپارسا صاحبزادے جو اس دور اور کوفی منافقوں کی برپا کردہ ''کربلا'' کے عینی شاہد ہیں وہ بھی کوئی بات نہیں فرماتے' نہ قاتل کہتے ہیں نہ پلید' بلکہ بیعت فرماتے ہیں اور اخیر تک مکمل وفاداری کے ساتھ تعاون فرماتے ہیں۔ مزید عرض کیا کہ بھائی' یہ سب دشمنان صحابہ رافضیوں کا پروپیگنڈہ اور مسلمانوں کی سادہ لوحی ہے۔ ورنہ تابعین کی صفِ اول کی شخصیت، حج وجہاد کا قائد' متعلقہ خلیفہ ''پلید'' وغیرہ کیسے ہوسکتا ہے؟ ایسی عامیانہ بات مولانا لدھیانوی نہیں کہہ سکتے۔

''میرا وعظ'' بڑے تحمل سے سنا اور پھر چند گھنٹے بعد ہفت روزہ 'ختم نبوت'' کا شمارہ میرے سامنے رکھ دیا' میں یہ دیکھ کر دنگ رہ گیا کہ اس کی بات درست تھی' واقعی آپ سے ''سہو'' ہوگیا میں کبھی آپ کا اسم گرامی دیکھتا اور کبھی ''یزید پلید'' کا عنوان! یـــــــا لـــــلــــعــــجـــــب!

حضرت لاپرواہیاں چھوڑ دیجئیے۔ شیعیت' کفریات کا مجموعہ ہے' مگر صدیاں گزر گئیں' نہ ان کی تکفیر کی گئی' نہ ان کو امت مسلمہ سے کاٹا گیا ''اسلامی فرقہ'' سمجھا جاتا ہے۔ ان لوگوں نے اپنے دجل وفریب سے سُنی مسلمانوں کے دل ودماغ پر بھی قبضہ کیا ہوا ہے۔ ماتم کے علاوہ خیالات میں کوئی فرق نظر نہیں آتا۔ مولانا بنوریؒ مرحوم نے مودودیت کو چالیس سال بعد پہچانا۔ مولانا منظور نعمانی نے ''شیعت'' کو اب آ کر پہچانا؟ آپ کتنا عرصہ لگائیں گے؟

خدا کے لئے سبائیت زدگی چھوڑیے، صحابہ، تابعین، تبع تابعین کے عزوشرف کا تحفظ فرمائیے۔ من گھڑت بہتانات کو پہچانئے۔ والسلام

ارشاد احمد علوی ایم اے۔
ہوائی اڈہ روڈ نزد مسجد اقصیٰ۔ رحیم یار خان۔

دوسرا خط

محترم مولانا صاحب دامت برکاتہم

رمضان وشوال ۱۴۰۱ھ بمطابق اگست ۱۹۸۱ء کا شمارہ نمبر ۳۔۴/ ج ۳۹ زیر نظر ہے۔ مسائل واحکام کے زیر عنوان فضل القیوم نامی سائل کے ایک اہم سوال کے جواب میں آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ۔۔۔

”کہ اہل سنت کے نزدیک یزید پر لعنت کرنا جائز نہیں، یہ رافضیوں کا شعار ہے“ ۶۳-۷۷ آپ کو معلوم ہے کہ محمود احمد عباسی کی تشدد آمیز تحقیق اور مودودی کی منافقانہ تالیف ”خلافت وملوکیت“ کے بعد اس طرح کے یہ مسائل ایک خاص اہمیت حاصل کر چکے ہیں۔ اس لئے میں اس عریضہ کے توسط سے مذید تحقیق اور روایات کی تطبیق کا متمنی ہوں۔

آپ کے اس جواب سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل سنت میں سے کوئی بھی جواز لعنت یزید کا قائل نہیں۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی شعرۂ آفاق کتاب ” السیف المسلول“ میں فرماتے ہیں۔

”فقیر کے نزدیک مختار بات یہ ہے کہ یزید پر لعنت کرنا جائز ہے اور محققین اہل حدیث کا مذہب بھی یہی ہے۔ ان میں امام ابوالفرج ابن جوزی بھی ہیں۔ علم وجلالت شان میں بہت اونچے، انہوں نے اس مسئلہ پر ایک کتاب بھی لکھی ہے جس کا نام الرد علی المعتصب العنید المانع ذم یزید“ صفحہ ۸۱

ترجمان مسلک اہل دیو بند حکیم الاسلام حضرت مولانا محمد طیب مدظلہ العالی ”شہید کربلا اور یزید“ میں فرماتے ہیں۔

”یہ سب شہادتیں ہم نے اس لئے نہیں پیش کیں کہ ہمیں یزید پر لعنت کرنے سے کوئی خاص دلچسپی ہے۔ نہ ہم نے آج تک کبھی لعنت کی، نہ آئندہ ارادہ ہے اور نہ ان لعنت ثابت کرنے والے علماء وائمہ کا منشاء یزید کی لعنت کو بطور وظیفہ کے پیش کرنا ہے، ان کا منشاء صرف یزید کو ان غیر معمولی ناشائستگیوں کی وجہ سے مستحق لعنت قرار دینا یا زیادہ سے زیادہ لعنت کا جواز ثابت کرنا ہے“۔ صفحہ ۱۴۵

علامہ آلوسی رحمہ اللہ تعالیٰ صاحب روح المعانی فرماتے ہیں:

ان الامام احمدلما سأله والده عبدالله عن لعن یزید قال کیف لایلعن من لعنه الله تعالیٰ فی کتابه فقال عبدالله قد قرات کتاب الله عزوجل فلم اجد فیه لعن یزید فقال الامام اناالله تعالیٰ یقول:

فهل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوافی الارض وتقطعواار حامکم اولئك الذین لعنهم الله (محمد۔۲۲۔۲۳)

وای فساد وای قطعیته اشد مما فعله یزید۔

چندسطروں کے بعدفرماتے ہیں:

وقد جزم بکفره وصرح بلعنه جماعته من العلماء فمنهم الحافظ ناصر السنته ابن الجوزی وسبقه القاضی ابو یعلیٰ وقال العلامته التفتازانی "لانتوقف فی شانه بل فی ایمانه لعنته فی علیه وعلیٰ انصاره واعوانه" وممن صرح بلعنه الجلال السیوطی علیه الرحمته (ص۲۷۲ج۲۶)

وانا اقول الذی یغلب علیٰ زنی عن ان الخبیث لم یکن مصدقاً برسالته النبی صلی الله علیه وسلم وان مجموع مافعل مع اهل حرم الله تعالیٰ و اهل حرم نبیه علیه الصلوٰة والسلام وعترته الطیبین الطاهرین فی الحیاة وبعد المماته وما صدرمنه من المخازی لیس بضعف دلالته علی عدم تصدیقه من القاء ورقة من المصحف الشریف فی قذر۔ ولا اظن ان امراه کان خافیه علی اجلة المسلمین اذ ذاك ولکن کانوامغلوبین مقهورین لم یسعهم الا الصبر لیقضی الله امراکان مفعولاً ولومسلم ان الخبیث کان مسلماً فهومسلم جمع من الکبائرمالایحیط به نطاق البیان وانا اذهب الیٰ جواز لعن مثله علی تعیین (ص۲۷۳ج۲۶)

آپ جیسے معتدل اورمتین صاحب علم پرضروری ہے کہ اس مسئلہ کی تنقیح فرما کرجواب عنایت فرمادیں اوراکابرین اہل سنت کے ان مختلف اقوال کے درمیان تطبیق دے کر ذہنی الجھن کو دور فرمادیں۔

احقر

عبدالحق رحیم یارخان

ج۔۔۔۔ یہ دونوں خط یزید کے بارے میں افراط وتفریط کے دوانتہائی سروں کی نمائندگی کرتے ہیں'ایک فریق ''حب یزید'' میں یہاں تک آگے نکل گیاہے کہ ''مدح یزید'' کواہل سنت کا شعارثابت کرنے لگاہے اس کی خواہش ہے کہ یزیدکا شماراگر''خلفائے راشدین'' میں نہیں توکم ازکم ''خلفائے عادلین'' میں ضرورکیاجاناچاہیئے اوریزید کے سہ

سالہ دور میں جو سنگین واقعات رونما ہوئے، یعنی حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور دیگر اہل بیت کا قتل، واقعۂ حرہ میں اہل مدینہ کا قتل عام اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے مقابلہ میں حرم کعبہ پر یورش، ان واقعات میں یزید کو برحق اور اس کے مقابلہ میں اکابر صحابہؓ کو امام برحق کے باغی قرار دیا جائے۔

دوسرا فریق ''بغض یزید'' میں آخری سرے پر ہے، اس کے نزدیک یزید کی سیاہ کاریوں کی مذمت کا حق ادا نہیں ہوتا، جب تک کہ یزید کو دین و ایمان سے خارج اور کافر و ملعون نہ کہا جائے۔ یہ فریق یزید کو اس عام دعائے مغفرت و رحمت طلبی کا مستحق بھی نہیں سمجھتا جو امت محمدیہ (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کے گناہگاروں کے لئے کی جاتی ہے۔

لیکن اعتدال و توسط کا راستہ شاید ان دونوں انتہاؤں کے بیچ میں سے ہو کر گزرتا ہے اور وہ یہ کہ یزید کی مدح سرائی سے احتراز کیا جائے اس کے مقابلہ میں حضرت حسینؓ، حضرت عبداللہ بن زبیرؓ اور دیگر اجلّہ صحابہؓ و تابعینؒ (جو یزیدی فوجوں کی تیغ ظلم سے شہید ہوئے) کے موقف کو برحق سمجھا جائے، لیکن اس کی تمام تر سیاہ کاریوں کے باوجود چونکہ اس کا خاتمہ بر کفر کسی دلیل قطعی سے ثابت نہیں ہے، اس لئے اس کے کفر میں توقف کیا جائے، اور اس کا نام لے کر لعنت سے اجتناب کیا جائے جمہور اہل سنت و اکابر اہل دیوبند کا یہی مسلک ہے اور یہی سلامتی کی راہ ہے۔ حضرت مولانا سید یوسف محمد بنوری نور اللہ مرقدہ ''معارف السنن'' میں لکھتے ہیں۔

ویزید لاریب فی کونه فاسقاً ولعلماء السلف فی یزید و قتله الامام الحسین خلاف فی اللعن والتوقف قال ابن الصلاح: فی یزید ثلاث فرق فرقة تحبه وفرقة تسبه وفرقة متوسطة لاتتولاء ولا تلعنه قال: وهذه الفرقة هی المصیبة (ج ۴ ص ۸۶) الخ

ترجمہ۔۔۔۔ یزید کے فاسق ہونے میں تو کوئی شک نہیں، اور علمائے سلف کا اس میں اختلاف ہے کہ یزید پر اور امام حسینؓ کے قاتلین پر لعنت کی جائے یا توقف کیا جائے۔ ابن صلاح کہتے ہیں کہ یزید کے بارے میں تین فرقے ہیں، ایک فرقہ اس سے محبت رکھتا ہے ایک فرقہ اس سے بغض رکھتا ہے اور اسے گالیاں دیتا ہے اور ایک فرقہ میانہ رو ہے وہ نہ اسے اچھا جانتا ہے اور نہ اس پر لعنت کرتا ہے۔ ابن صلاح کہتے ہیں یہی فرقہ جادۂ صواب پر ہے۔''

حضرت بنوری قدس سرہ کی اس تحریر سے معلوم ہوا کہ یزید کے فسق پر تو اہل سنت کا قریب قریب اجماع ہے۔ البتہ اس میں اختلاف رہا ہے کہ یزید پر لعنت کی جائے یا اس کے معاملے میں توقف کیا جائے؟ مکتوب دوم میں اس فریق کی نمائندگی کی گئی ہے۔ جو یزید کے ایمان میں بھی شک رکھتا ہے اور بلا تردّد اس پر لعنت کے جواز کا قائل ہے۔ اگرچہ یہ قول بھی سلف کی ایک جماعت نے اختیار کیا ہے۔ لیکن جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں۔ جمہور اکابر اہل سنت اور اکابر دیوبند اس کو گنہگار مسلمان سمجھتے ہوئے اس پر لعنت کے بارے میں توقف ہی کے قائل ہیں۔

مدح یزید کو اہل سنت کا شعار قرار دینا' جیسا کہ ہمارے علوی صاحب کی تحریر سے مترشح ہے۔ایک نیا انکشاف ہے جو کم ازکم ہماری عقل وفہم سے بالاتر چیز ہے۔

ہمارے بعض اکابرین کے قلم سے ''یزید پلید'' کا لفظ نکل جاتا ہے۔میرا جو مضمون ہفت روزہ ''ختم نبوت'' میں ایک سوال کے جواب میں شائع ہوا تھا اس میں ان اکابر کے اس طرزِ عمل کی توجیہہ کی گئی تھی کہ یہ یزید کی سیاہ کاریوں کے خلاف بے ساختہ نفرت وغیظ کا اظہار ہے۔چنانچہ امام ربانی مجدد الف ثانیؒ مکتوبات شریفہ میں بڑے اہتمام کے ساتھ یزید کے نام کے ساتھ ''بے دولت'' کا لفظ لکھتے ہیں' شاہ عبدالحق محدثؒ دہلوی مسند السند شاہ عبدالعزیز دہلویؒ حجتہ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتویؒ قطب العالم حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ اور دیگر اکابر ''یزید پلید'' کا لفظ لکھتے ہیں۔ ہمارے علوی صاحب انکشاف فرماتے ہیں کہ یہ سب ''ننھے منے'' بزرگ تھے۔ماشاءاللہ! چشم بدُ ور! اپنے اکابر کا ادب واحترام ہو تو ایسا ہو۔

میرے لئے یہ سمجھنا مشکل ہے کہ اگر یہ تمام اکابر ''ننھے منے'' بزرگ تھے تو ان کے مقابلے میں جناب محمد یوسف لدھیانوی یا جناب ارشاد علوی صاحب کی کیا اہمیت ہے؟ اگر ان اکابر نے حدیث وتاریخ،حالات صحابہؓ اورعقائد اہل سنت کو نہیں سمجھا تھا تو ماوشما کی ''تحقیق'' کا کیا وزن رہ جاتا ہے؟ شاید ہمارے علوی صاحب کے نزدیک ''حضرت یزید رحمتہ اللہ علیہ'' کے مقابلے میں حضرت حسینؓ 'حضرت عبداللہ بن زبیرؓ 'حضرت عبداللہ بن عباسؓ 'حضرت عبداللہ بن عمرؓ 'حضرت ابوشریحؓ اور واقعہ حرہ کے تمام صحابہؓ وتابعین بھی ''ننھے منے'' بزرگ ہی ہوں گے' بلکہ خود حرم مدینہ' حرم مکہ اور حرمت بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی یزید کے مقابلہ میں ''ننھی منی سی چیز'' ہی ہوگی۔کیونکہ یزید نے آل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت کو بھی ملحوظ نہیں رکھا۔حرم مدینہ کو بھی پامال کیا اور حرم کعبہ پر بھی چڑھائی کی۔اگر یہ تمام چیزیں یزید کے مقابلے میں ''ننھی منی'' ہیں تو ہمیں یقین رکھنا چاہیے کہ بس ''یزید کی محبت'' ہی اسلام کا ایسا مقدس عقیدہ ہے کہ جس کے مقابلے میں نہ حرم مکہ کی کوئی عظمت ہے نہ حرم مدینہ کی' نہ خانوادۂ نبوت کی' نہ اجلہ صحابہؓ وتابعینؒ کی اور نہ بعد کے تیرہ سو سالہ اکابر امت کی۔۔۔رہا علوی صاحب کا یہ شبہ کہ بہت سے صحابہؓ وتابعین نے یزید کی بیعت کی تھی' ان کے بنائے ہوئے خلیفہ کو ''پلید'' کیسے کہا جاسکتا ہے؟ اس ناکارہ کے خیال میں یہ شبہ ایسا نہیں کہ کوئی ذی فہم آدمی اس میں الجھ کر رہ

جائے۔

جناب علوی صاحب غور فرمائیں کہ یہاں دو بحثیں الگ الگ ہیں۔ ایک یہ کہ یزید کا استخلاف صحیح تھا یا نہیں؟ اور دوسرے یہ کہ خلیفہ بن جانے کے بعد اس نے جو کارنامے انجام دیئے وہ لائق تحسین ہیں یا لائق نفرت؟ اور ان کارناموں کی بناء پر وہ اہل ایمان کی محبت اور مدح وستائش کا مستحق ہے، یا نفرت و بیزاری اور مذمت و تقبیح کا۔؟

جناب علوی صاحب کا استدلال اگر کچھ مفید ہوسکتا ہے تو پہلی بحث میں ہوسکتا ہے کہ چونکہ بہت سے صحابہؓ وتابعینؒ نے اس سے بیعت کرلی تھی۔ اسلئے اس کے استخلاف کو صحیح سمجھنا چاہیے۔ ہر چند کے اس استدلال پر بھی جرح وقدح کی کافی گنجائش ہے، لیکن یہاں استخلاف یزید کا مسئلہ سرے سے زیرِ بحث ہی نہیں، اس لئے علوی صاحب کا یہ شبہ قطعی طور پر بے محل ہے۔ یہاں تو بحث یزید کے استخلاف کے بعد کے کارناموں سے ہے کہ مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد اس نے جو کچھ کیا وہ خیر و برکت کے اعمال تھے یا فسق وفجور کے؟ ان کی وجہ سے وہ ''طاہر ومطہر'' کہلانے کا مستحق ہے یا ''پلید وملعون'' کہلانے کا؟ اور ان کارناموں کے بعد اس کے بارے میں اکابر امت نے کیا رائے قائم کی؟ میں اوپر بتا چکا ہوں کہ اس کے سہ سالہ دور کے تین واقعات مشہور ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب نواسہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے اہل بیت کا قتل۔ حرم مدینہ کی پامالی اور اہل مدینہ کا قتل عام۔ حرم کعبہ پر فوج کشی۔ کیا کوئی ایسا شخص جس کے دل میں ایمان کی رمق ہو ان سنگین واقعات کے بعد بھی اس کے دل میں یزید کی محبت اور اس کی عزت وعظمت باقی رہ سکتی ہے؟ کیا ہمارے علوی صاحب کسی صحابیؓ یا کسی جلیل القدر تابعی کا حوالہ پیش کرسکتے ہیں؟ کہ انہوں نے ان واقعات پر یزید کو داد تحسین دی ہو؟ اور کیا یہ واقعات ہمارے علوی صاحب کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایذاء کے موجب نہیں ہوئے ہوں گے؟ یزید کی حمایت ومخالفت سے ذہن کو فارغ کرکے ذرا ٹھنڈے دل سے سوچئے کہ جب خانوادۂ نبوت کو خاک وخون میں تڑپایا جارہا ہو، جب مدینۃ الرسول میں صحابہ کرامؓ اور ان کی اولاد کو تہہ تیغ کیا جارہا ہو اور حرم کعبہ پر فوج کشی کرکے اس کی حرمت کو مٹایا جارہا ہو اور پھر یہ واقعات ایک کے بعد ایک پے در پے ہورہے ہوں تو کون مسلمان ہوگا جو یزید کے کردار پر صدائے آفرین بلند کرے، اور ان تمام سیاہ کاریوں کے باوجود یزید کی تعریف وتوصیف میں رطب اللسان ہو۔ حق تعالیٰ شانہ، ہمیں اپنی مرضیات کی توفیق عطا فرمائیں۔